5 شوال 1446
03/04/2025

المختصر في صفة العمرة وأحكامها

تمهيد

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر، اور آپ کے اہل بیت اور تمام ساتھیوں پر۔

اما بعد :

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں عمرہ کا طریقہ، اس کے احکام اور آداب بیان کیے گئے ہیں۔ ہم نے اس میں ان امور کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جن کی عام طور پر معتمر کو ضرورت ہوتی ہے۔

اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

جمعیۃ المحتوى الإسلامی باللغات

تمہید

1- : قبولیتِ عبادت کی شرطیں

عبادت، اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف دو شرطوں کے ساتھ قبول ہوتی ہے :

اخلاص، یعنی عبادت کا مقصد صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء"،

”انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر“[1]۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا : **”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔“** صحیح بخاری (1)، صحیح مسلم (1907).

عبادات میں نبی کریم ﷺ کے قول وعمل کی پیروی کرنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : **"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی، جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ ناقابلِ قبول ہے"**۔ صحیح بخاری (2697)، صحیح مسلم (1718)، اور صحیح مسلم کی ایک روایت یوں ہے (1718) : **"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود (نا قابل قبول) ہے"**۔

---

[1] یعنی : اپنی تمام ظاہری اور باطنی عبادت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کی طلب کو مقصد بناتے ہوئے، دینِ توحید کے مخالف تمام ادیان سے منہ موڑ کر۔ تفسیر سعدی (ص 538)۔

***

2- : عمرہ کے طریقے اور اس کے احکام کو سیکھنے کا حکم۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو سیکھے تاکہ اس کا عمل سنت کے مطابق ہو۔ نبی کریم ﷺ ہمیشہ لوگوں کو اپنی پیروی کرنے اور اپنے طریقے کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : **"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے"**۔ صحیح بخاری (6008)، اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ : **"میں نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا آپ قربانی کے دن اپنی سواری پر (سوار ہو کر) کنکریاں مار رہے تھے اور فرما رہے تھے : تمھیں چاہیے کہ تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، کیوں کہ میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں (دوبارہ) حج نہ کر سکوں"**۔ صحیح مسلم (1297)۔

***

3- : عمرہ کی فضیلت

عمرہ کی دو فضیلتیں ہیں : ایک عام اور ایک خاص۔

عام فضیلت :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : **"ایک عمرہ دوسرے عمرے تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کےدرمیان کیے گئے ہوں اور حجِ مبرور (مقبول حج) کا بدلہ جنت ہی ہے"**۔ صحیح بخاری (1773)، صحیح مسلم (1349)۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : **"حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو اس لیے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی[2] لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو مٹا دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے"**۔ ترمذی (810) اور نسائی (2631)۔

---

[2] لوہار اور سنار کی بھٹی کا مقام ہے جہاں آگ دہکائی جاتی ہے۔ التمہید ابن عبد البر(15/ 102)

اور خاص فضیلت رمضان میں یہ ہے کہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : **"ماہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کے برابر ہے"**.[3] صحیح بخاری (1863)، صحیح مسلم (1256)۔

***

عمرہ کا طریقہ

اول : مواقیت کے احکام

مواقیت ؛ وہ مقامات ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے متعین کیا ہے کہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے ولا وہاں سے احرام باندھے۔

لہٰذا جو شخص ان میں سے کسی میقات سے گزرے اور اس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہو، تو اس پر وہیں سے احرام باندھنا واجب ہے، اور بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

اور جو شخص ان میقاتوں کے بہ نسبت مکہ سے زیادہ قریب ہو، تو اس کی میقات اس کا اپنا مقام ہوگا، پس وہ وہیں سے حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھے گا۔

اور جہاں تک اہلِ مکہ یا وہ لوگ جنہوں نے مکہ سے احرام باندھنے کی نیت کی ہو، تو وہ حج کے لیے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ لیکن عمرہ کے لیے انہیں حدودِ حرم سے باہر، یعنی حل کی طرف جانا ہوگا اور وہاں سے احرام باندھنا ہوگا، جیسے تنعیم اور اس جیسے دیگر مقامات سے۔

اور جو شخص ہوائی جہاز میں ہو، وہ میقات کے برابر پہنچتے ہی احرام باندھ لے۔ اس لیے اسے چاہیے کہ وہ میقات کے قریب آنے سے پہلے ہی احرام کی تیاری کر لے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔ جب میقات کے برابر پہنچے، تو فوراً احرام کی نیت کرلے۔ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ احرام کی نیت کو مؤخر کرے یہاں تک کہ وہ ہوائی اڈے پر اتر جائے۔ اور وہ احتیاط کے طور پر میقات کے برابر پہنچنے سے پہلے ہی تلبیہ کہہ سکتا ہے، تاکہ طیارے کی تیز رفتاری کی وجہ سے تلبیہ کا مقام چھوٹ جانے کا خطرہ نہ رہے۔

دوم : احرام کا طریقہ اور اس کے احکام :

احرام باندھنے والے کے لیے درج ذیل امور مشروع ہیں :

---

[3] یعنی : (اس کا ثواب) میرے ساتھ کیے گئے ایک حج کے برابر ہے، جیساکہ ایک دوسری روایت میں آیا ہے۔

غسل کرنا : احرام سے پہلے غسل کرنا مردوں اور عورتوں کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے، حتیٰ کہ حائضہ اور نفاس والی خواتین بھی غسل کریں۔

خوشبو لگانا : احرام سے پہلے بہترین خوشبو لگانا مستحب ہے، جیسے عود یا کوئی اور خوشبو، خاص طور پر سر اور داڑھی میں۔ احرام کے بعد بھی اگر خوشبو باقی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ جہاں تک عورت کا تعلق ہے، تو اسے خوشبو لگانے کی اجازت نہیں، تاکہ اجنبی مرد اس کی خوشبو نہ سونگھ سکیں۔

احرام کا لباس پہننا : (مردوں کے لیے:) احرام کا لباس ایک تہبند (ازار) اور ایک چادر (ردا) پر مشتمل ہوتا ہے، اور سنت یہ ہے کہ وہ سفید، صاف ستھرے یا نئے ہوں۔ اور عورتیں کسی بھی لباس میں احرام باندھ سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ زیب و زینت کا اظہار نہ کریں۔ تاہم، انہیں نقاب1 اور دستانے پہننے کی اجازت نہیں، البتہ وہ کسی اور چیز سے چہرہ اور ہاتھ ڈھانپ سکتی ہیں۔[4]

احرام کسی بھی مشروع نماز، چاہے وہ فرض ہو یا نفل، کے بعد باندھنا مستحب ہے، لیکن یہ واجب نہیں۔

اور اس کے بعد یوں کہے : ”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں“۔ اور اگر وہ کسی اور کی طرف سے عمرہ کر رہا ہو، تو یوں کہے: ”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں فلاں شخص کی طرف سے“۔

اور اگر احرام باندھنے والا کسی ایسی رکاوٹ سے خوفزدہ ہو جو اسے اپنے مناسک مکمل کرنے سے روک سکتی ہے، تو اسے احرام باندھتے وقت شرط لگانی چاہیے اور یوں کہنا چاہیے : ”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں، اگر کوئی روکنے والا مجھے روک دے تو میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں مجھے روک دیا جائے“۔ پس جب اس نے شرط لگا لی اور کوئی ایسی رکاوٹ پیش آگئی جو اس کے مناسک مکمل کرنے میں مانع بنی، تو وہ احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کوئی فدیہ یا کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

پھر تلبیہ کثرت سے کہے : "میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تمام نعمتیں تیری ہی جانب سے ہیں، ساری کائنات میں تیری ہی بادشاہت ہے، تو

---

[4] 1-یہاں نقاب سے مراد اردو داں طبقہ میں معروف نقاب نہیں ہے, بلکہ یہاں نقاب سے مراد عورتوں کے چھرے کو چھپا لینے والا ایسا کپڑا ہے جس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو۔

اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے"[5]۔ مرد کو چاہیے کہ بلند آواز سے تلبیہ کہے، اور عورت بھی تلبیہ کہے، البتہ اگر اجنبی مردوں کے سامنے ہو تو آہستہ آواز میں کہے۔

محرم کو چاہیے کہ تلبیہ بکثرت کہے، خصوصاً جب حالات اور وقت میں تبدیلی آئے، جیسے کسی اونچی جگہ پر چڑھتے وقت، نیچے اترتے وقت، رات کے آنے یا دن کے آغاز پر۔

عمرہ میں تلبیہ کہنا احرام سے لے کر طواف شروع کرنے تک مشروع ہے۔

محرم پر واجب ہے کہ وہ اپنا احرام کھولنے تک احرام کے ممنوعات میں سے کسی بھی چیز میں مبتلا ہونے سے اپنے آپ کو

بچا کر رکھے۔

سوم : طواف کا طریقہ

جب محرم مسجدِ حرام میں داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ وہ دایاں قدم آگے بڑھائے اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے۔ اس بارے میں سب سے صحیح روایت یہ ہے کہ وہ کہے : ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔ یہ دعا کسی بھی مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جا سکتی ہے اور صرف مسجدِ حرام کے لیے مخصوص نہیں ہے۔

جب طواف شروع کرنے کا ارادہ کرے تو تلبیہ کہنا بند کر دے اور اضطباع کرے۔ اضطباع کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ دائیں بغل کے نیچے سے گزارے اور دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال دے۔ جب طواف مکمل ہو جائے تو چادر کو واپس اپنی اصل حالت میں کر لے، کیوں کہ اضطباع صرف طواف کے دوران مسنون ہے۔

---

[5] انسان کے "لبیک" کہنے کا مطلب یہ ہے: "اے رب! میں بار بار تیری پکار پر حاضر ہوں۔" اس کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی فرمانبرداری قبول کر رہا ہے اور اس کی اطاعت پر قائم ہے۔ "الحمد" کا مطلب ہے : محمود (اللہ) کو کمال کے ساتھ متصف کرنا جس میں محبت اور عظمت کا پہلو ساتھ ساتھ ہو۔ اور جب اسے بار بار دہرایا جائے تو یہ ثنا بن جاتا ہے۔ اور "النعمة" سے مراد وہ احسان اور فضل ہے جو اللہ اپنے بندوں پر کرتا ہے، یعنی ان کی مطلوبہ چیزوں کو عطا کرنا اور ناپسندیدہ امور کو دور کرنا۔ "الملك" کا مطلب ہے "اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے"، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی اکیلا حقیقی مالک ہے۔ "لا شريك لك" یعنی اللہ عزوجل کی کامل صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں، جن میں اس کی بادشاہت، تخلیق، تدبیر اور الوہیت میں اس کا یکتا ہونا شامل ہے۔ "مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (جلد 22، صفحہ 96) ملخص۔

پھر حجرِ اسود کے قریب جائے اور دائیں ہاتھ سے اسے چھو کر بوسہ دے۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر اپنے ہاتھ کا بوسہ لے۔ اگر ہاتھ سے بھی چھونا ممکن نہ ہو تو کسی چیز (جیسے لاٹھی وغیرہ) سے چھو کر اس کا بوسہ لے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کی جانب رخ کر کے ہاتھ سے اشارہ کرے، مگر ہاتھ کو بوسہ نہ دے۔ بہتر یہ ہے کہ مزاحمت اور مدافعت سے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے۔

حجرِ اسود کو چھوتے یا اشارہ کرتے وقت : (اللہ اکبر) ''اللہ سب سے بڑا ہے'' کہے۔

پھر دائیں جانب سے آگے بڑھے اور کعبہ کو بائیں جانب رکھے، جب رکن یمانی تک پہنچے تو اسے ہاتھ سے چھو لے، مگر بوسہ نہ دے۔ اگر اسے چھونا ممکن نہ ہو تو دھکم پیل نہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف اشارہ کرے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے : (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا)۔

اور جب بھی حجرِ اسود کے سامنے سے گزرے تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے اور کہے : "الله أكبر" (اللہ سب سے بڑا ہے)۔

اور باقی طواف میں جو چاہے ذکر، دعا اور قرآن کی تلاوت کرے۔

سنت یہ ہے کہ پہلے تین چکروں میں رمل کرے، اور رمل کا مطلب ہے قدرے تیز چلنا اور قدموں کو قریب قریب رکھنا۔ جب کہ باقی چار چکروں میں رمل نہیں، بلکہ عام چال کے مطابق چلے۔

جب طواف مکمل کر لے تو مقامِ ابراہیم کی طرف آئے اور یہ آیت تلاوت کرے :

(وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)،

''تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو''۔ پھر اگر ممکن ہو تو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے۔ ورنہ مسجد میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے وہ دو رکعت نماز ادا کرلے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ قرأت کرے :

(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

(آپ کہہ دیجیے کہ اے کافرو!) اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ قرأت کرے :

(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)۔

''آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔''

چہارم : سعی کا طریقہ

جب طواف اور اس کے بعد کی دو رکعتیں مکمل کر لے تو سعی کے لیے صفا و مروہ کی طرف نکلے، جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے :

(إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" اور پھر یہ الفاظ کہیں : ’’میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے‘‘۔

پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ یا اس کی سمت نظر آئے، پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ کی توحید بیان کرے، اللہ اکبر کہے اور یہ کلمات کہے : ’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور تمام قسم کی تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی معبود حقیقی نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس اکیلی ذات نے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کیا، اپنے ماننے والے بندے (محمد ﷺ) کی مدد و نصرت کی اور اپنے دین کی مخالفت کرنے والوں کو اسی اکیلے نے شکست دی۔" ان کلمات کو تین بار دہرائے اور ان کے درمیان دعا کرے۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلے۔ جب پہلے سبز نشان پر پہنچے تو تیزی سے دوڑے، اور جب دوسرے سبز نشان پر پہنچ جائے تو پھر معمول کے مطابق چلے، عورتوں کے لیے تیز دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔

جب وہ مروہ پر پہنچے تو اس کے لیے وہی عمل کرنا مسنون ہے جو اس نے صفا پر کیا تھا (یعنی اوپر دئیے گئے فقرہ نمبر ۲ کے عمل کو دہرا ئے، جیسے ذکر، تکبیر، دعا وغیرہ)۔

پھر مروہ سے اتر کر صفا کی طرف چلے، جب پہلے سبز نشان پر پہنچے تو تیزی سے دوڑے، اور جب دوسرے سبز نشان پر پہنچ جائے تو پھر معمول کے مطابق چلے۔

اسی طرح وہ سات چکر مکمل کرے، یعنی صفا سے مروہ جانا ایک چکر شمار ہوگا اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چکر شمار ہوگا۔

اور دوران سعی جو چاہے ذکر، دعا اور قرآن کی تلاوت کرے۔

پنجم : سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کا طریقہ :

جب مرد معتمر طواف اور سعی مکمل کر لے تو اس پرواجب ہے کہ وہ سر کے بال منڈوالے یا کٹوالے۔ سنت یہ ہے کہ سر منڈوانا یا بال کٹوانا پورے سر کے بالوں پر یکساں طور پر ہو۔

سر منڈوانا بال کٹوانے سے افضل ہے، لیکن اگر حج کا وقت قریب ہو اور بالوں کے دوبارہ اگنے کے لئے وقت کافی نہ ہو، تو اس صورت میں صرف بال کٹوانا ہی افضل ہے۔

اور عورت اپنے سر کے بالوں کے کناروں کو انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لے۔

ممنوعاتِ احرام

حالتِ احرام میں ممنوع کام یہ ہیں :

جسم کے کسی بھی حصہ کے بال منڈوانا، کاٹنا یا اکھاڑنا۔

ہاتھ یا پیر کے تمام یا کچھ ناخن کاٹنا۔

سر کو کسی ایسی چیز سے ڈھانپنا جو سر سے لگ جائے، جیسے ٹوپی، رومال، عمامہ، چادر، یا کسی اور چیز (جیسے ٹیشو، کپڑا، کمبل، اور کارٹون وغیرہ) کو سر پر رکھنا، جس کا مقصد سر کو ڈھانپنا ہو۔ یہ حکم صرف مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے نہیں۔

جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنے ہوئے یا سلائی کئے ہوئے کپڑے پہننا جیسے سلا ہوا جبہ، پاجامہ، قمیص، موزے اور دستانے۔ یہ حکم صرف مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے نہیں؛ کیوں کہ عورت کو

صرف نقاب، برقع1 یا نقاب نما ڈھانٹا پہننے سے روکا گیا ہے۔ البتہ، اجنبی مردوں کے سامنے اسے عام پردے کے ذریعے چہرہ کو لازمی طور پر ڈھانپنا ہوگا، چاہے وہ چہرے کو چھو لے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ سر پر کوئی پٹی یا ایسی چیز باندھے جس کا مقصد یہ ہو کہ چہرے کا پردہ اس کے چہرے کو نہ لگے، کیونکہ اس کے جواز پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔[6]

عورت کے لیے دستانے پہننا منع ہے، لیکن اجنبی مردوں کے سامنے اسے اپنے ہاتھوں کو لازمی طور پر ڈھانپنا ہوگا، یعنی انہیں اپنے عبایا کے اندر رکھنا ہوگا۔

بدن یا احرام کے لباس پر خوشبو لگانا۔

خشکی کے شکار کو قتل کرنا یا اس کا شکار کرنا، چاہے اسے قتل نہ بھی کرے۔

---

[6] 1-یہاں نقاب اور برقع سے مراد اردو داں طبقہ میں معروف نقاب اور برقع نہیں ہے۔ بلکہ یہاں نقاب سے مراد صرف چہرے کے پردے کے لئے استعمال ہونے والا ایسا کپڑا ہے جس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو۔ ے
اور برقع سے مراد سرڈھانپنے کا ایسا لباس ہے جو سر کے ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپ لے اور اس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو,

نکاح کا پیغام بھیجنا، چاہے اپنے لیے ہو یا دوسروں کے لیے۔

نکاح کرنا۔

شرمگاہ کے علاوہ جسم سے مباشرت کرنا، جیسے بوسہ دینا یا شہوت کے ساتھ لمس کرنا۔

جماع یعنی ہمبستری کرنا۔

اور اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے، اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

عمرہ کے اعمال کا خلاصہ (یہ سر ورق یا آخری صفحے پر ہوگا)

غسل کرنا

خوشبو لگانا۔

احرام کا لباس پہننا۔

احرام یعنی حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا۔

تلبیہ کہنا۔

بیت اللہ کا طواف کرنا۔

مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

فہرست

تمہید	3
1- : قبولیتِ عبادت کی شرطیں	3
2- : عمرہ کے طریقے اور اس کے احکام کو سیکھنے کا حکم۔	4
3- : عمرہ کی فضیلت	4
عمرہ کا طریقہ	5
اول : مواقیت کے احکام	5
دوم : احرام کا طریقہ اور اس کے احکام :	5
سوم : طواف کا طریقہ	7
چہارم : سعی کا طریقہ	9
پنجم : سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کا طریقہ :	10
ممنوعاتِ احرام	10
عمرہ کے اعمال کا خلاصہ (یہ سر ورق یا آخری صفحے پر ہوگا)	11